

سوشل سائنس

سماجی اور سیاسی زندگی

(حصہ اول)

چھٹی جماعت کی درسی کتاب



4622

جامعہ ملیہ اسلامیہ

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ



جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا یا باءِ داشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپنگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحے پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ بربر کی مہر کے ذریعے یا چھپائی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط تصور ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی۔

پہلا ایڈیشن

فروری 2006 پہاگن 1927

دیگر طباعت

جولائی 2014 شران 1936

فروری 2018 پہالگن 1939

اپریل 2019 چیتر 1941

PD 1T AUS

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس

شری اروندو مارگ

نئی دہلی - 110016 فون 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی

ایکسٹینشن بناشکری III اسٹیج

چنگورو - 560085 فون 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون

ڈاک گھر، نوجیون

احمد آباد - 380014 فون 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس

بمقابل ڈھانگل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی

کولکاتا - 700114 فون 033-25530454

سی ڈبلیو سی کانپلیکس

مالی گاؤں

گواہاٹی - 781021 فون 0361-2674869

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2006

قیمت : ₹ ???.00

اشاعتی ٹیم

- ہیڈ پبلی کیشن ڈویژن : محمد سراج انور
- چیف ایڈیٹر : شوبیتا آپل
- چیف پروڈکشن آفیسر : ارون چتکارا
- چیف بزنس مینجر : ابیناش گلو
- ایڈیٹر : سید پرویز احمد
- پروڈکشن اسسٹنٹ : دیپک جیسوال

سرورق اور آرٹ

وی۔ منیشا

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ
سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ،
شری اروندو مارگ، نئی دہلی 110016 نے

میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

پیش لفظ

قومی درسیات کا خاکہ (NCF)، 2005 میں سفارش کی گئی ہے کہ اسکول میں بچوں کی زندگی، ان کی اسکول سے باہر کی زندگی سے وابستہ ہونی چاہیے یہ اصول کتابی آموزش یعنی صرف کتابوں کے ذریعے سیکھنے کی پرانی روایت ترک کر دینے کی نشاندہی کرتا ہے۔ کتابی آموزش کے ذریعہ ہمارے نظام کو تشکیل دینے کا سلسلہ اب بھی جاری ہے اور اس کے سبب اسکول، گھر اور بستی کے درمیان ایک خلا اور فاصلہ قائم ہوتا ہے۔ قومی درسیات کے خاکہ کی بنیاد پر تیار کردہ نصاب تعلیم اور درسی کتابیں اس بنیادی تصور کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی مظہر ہیں۔ یہ رٹ کر سیکھنے اور مختلف نصابی مضامین کے درمیان حد فاصل برقرار رکھنے کی حوصلہ شکنی کی کوشش بھی کرتی ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ اقدامات نمایاں طریقے سے طفل مرکوز اس نظام تعلیم کی جانب ہمیں آگے بڑھائیں گے جس کا خاکہ قومی پالیسی برائے تعلیم (1986) میں دیا گیا ہے۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار ان اقدامات پر ہوگا جو اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ آموزش پر غور و فکر کرنے اور پُر تصور سرگرمیوں اور سوالات کی پیروی کرنے میں بچوں کی ہمت افزائی کے لیے اٹھائیں گے۔ ہمیں یہ تسلیم کرنا اور سمجھنا ہوگا کہ اگر بچوں کو جگہ، وقت اور آزادی دے دی جائے تو وہ بڑوں کی فراہم کردہ معلومات میں مصروف ہو کر نیا علم پیدا کر سکتے ہیں۔ محض مجوزہ درسی کتابوں کو امتحان کی بنیاد بنانا ہی آموزش کے دوسرے وسائل اور مقامات کی ان دیکھی کی ایک وجہ ہے۔ تخلیقیت اور پہل کرنے کی صلاحیت کو جاگزیں کرنا تبھی ممکن ہے جب ہم بچے کو سیکھنے کے عمل میں ایک شریک کار کی نظر سے دیکھیں اور ان کے ساتھ ان ہی کے مطابق پیش آئیں نہ کہ ان کو ایک مخصوص اور جامد علم کے وصول کنندگان کی حیثیت سے دیکھیں۔

ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے اسکول کے معمولات اور طریقہ کار میں تبدیلی ضروری ہے۔ روزمرہ کے نظام الاوقات میں لچک اتنی ہی ضروری ہے جتنی سال بھر کے کاموں کے کیلنڈر کو عملی جامہ پہنانے کی مشقت جس سے کہ تدریس کے لیے مطلوبہ دنوں کی تعداد اصلی پڑھائی کے لیے دیے جاسکیں۔ تدریس اور جانچ کے لیے استعمال کیے جانے والے طریقے طے کریں گے کہ یہ کتاب بچوں کی زندگیوں کو اسکول میں ذہنی دباؤ اور اکتاہٹ پیدا کرنے کے ذرائع کے بجائے اسے ایک خوش گوار تجربہ بنانے کے لیے کتنی موثر ثابت ہوتی ہے۔ نصاب بنانے والوں نے بچوں پر پڑنے والے تعلیمی بوجھ کے مسئلے کی طرف بھی مختلف مرحلوں پر علم کی از سر نو ساخت اور بچے کی نفسیات کا زیادہ خیال کرتے ہوئے اور پڑھائی کے لیے دستیاب وقت کو ذہن میں رکھتے ہوئے توجہ دینے کی کوشش کی ہے۔ یہ درسی کتاب غور و فکر، چھوٹے چھوٹے گروپوں

میں بحث و مباحثہ اور عملی کام کی سرگرمیوں اور مواقع کو ترجیح دینے اور بڑھانے کی ایک کوشش ہے۔

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (این سی ای آر ٹی) درسی کتاب کی تشکیل کمیٹی، جس پر اس کتاب کی تمام ذمہ داری عائد کی گئی تھی، کی محنت اور لگن کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ ہم اعلیٰ پرائمری درجے کی سماجی علم کی درسی کتاب کی مشاورتی کمیٹی کے صدر پروفیسر ہری واسودیون اور اس کتاب کی خصوصی صلاح ساردا بالا گوپالن کا کمیٹی کے کام کی رہنمائی کے لیے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اس کتاب کی تیاری میں کئی اساتذہ نے بھی حصہ لیا اور عملی شرکت کی۔ ہم ان کے پرنسپلوں کے ممنون ہیں کہ انھوں نے اسے ممکن بنایا۔ ہم ان اداروں اور تنظیموں کے بھی احسان مند ہیں جنہوں نے فیاضی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمیں اپنے وسائل، ساز و سامان اور کارکنوں سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دی۔ ہم فروغ انسانی وسائل کی وزارت کی مقرر کردہ قومی نگرانی کمیٹی (NMC) کے سربراہ پروفیسر مرناں میری اور پروفیسر جی۔ پی۔ پانڈے کے خصوصی طور پر ممنون ہیں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت دیا اور اس عمل میں برابر شرکت کی۔

ہم اس نصابی کتاب کے اردو ترجمے کی ذمہ داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کے شکر گزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون و شکر گزار ہیں جنہوں نے مرکز برائے جواہر لعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعے اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیئے۔ کونسل اس کتاب کے ترجمے کے لیے مترجم مجیب الرحمن عثمانی کی شکر گزار ہے۔

ایسی تنظیم کی حیثیت سے جو باقاعدہ اصلاح اور اپنی تیار کی ہوئی کتابوں میں مسلسل بہتری کے لیے خود کو پابند کر چکی ہے، این سی ای آر ٹی تجاویز اور آراء کا خیر مقدم کرتی ہے جو نظر ثانی کرنے اور مزید بہتری لانے میں ہمارے لیے مددگار ثابت ہوں گی۔

ڈائریکٹر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

نئی دہلی

20 / دسمبر 2005



درسی کتاب تیار کرنے والی کمیٹی

صدر، صلاح کار کمیٹی برائے درسی کتب سماجی سائنس، اعلیٰ ابتدائی درجہ

ہری واسودیون، پروفیسر، شعبہ تاریخ، کلکتہ یونیورسٹی، کولکاتا

صلاح کار اعلیٰ

ساردا بالا گوپالن، سینئر فارسی اسٹڈی آف ڈویلپمنٹ سوسائٹیز (CSDS)، راج پور روڈ، دہلی

اراکین

انجلی نروہا، اکلویہ — انسٹی ٹیوٹ فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ انوٹیو ایشن، مدھیہ پردیش

اروند سرانا، اکلویہ — انسٹی ٹیوٹ فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ انوٹیو ایشن، مدھیہ پردیش

دپتا بھوگ، زنتر — سینٹر فار جینڈرائنڈ ایجوکیشن، سرودیہ اکلویہ، نئی دہلی

جیا سنگھ، لیکچرر، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی

کرشنا مینن، ریڈر، لیڈی شری رام کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی

لتیکا گپتا، مشیر، ڈی۔ای۔ای، این سی ای آر ٹی

موہن دیش پانڈے، کو آر ڈی نیٹر، آبھا (اروگیہ بھان)، آوندھ، پونے، مہاراشٹر

ایم۔وی۔سری نواسن، لیکچرر، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی

بنجے دو بے، ریڈر، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی

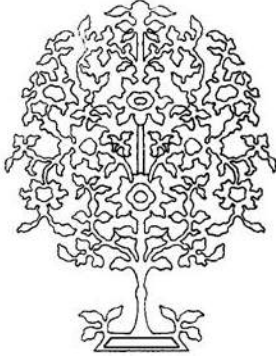
شو بھا جی، گورنمنٹ مڈل اسکول، ادا، ضلع ہردا، مدھیہ پردیش

سواتی ورما، ہیری ٹیچ اسکول، سیکٹر 23، روہنی، دہلی

ممبر کوآرڈینیٹر

ڈبلیو۔تھپی چون رام سن، لیکچرر، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی

اظہار تشکر



یہ کتاب جس اجتماعی کوشش کا نتیجہ ہے اس کی وسعت لکھنے والوں کی باضابطہ ٹیم کی کوششوں سے کہیں زیادہ ہے۔ کئی دوست اور ساتھی اس کو لکھنے میں کئی طرح سے شامل رہے ہیں۔ ہماری خود کی پہلی پر بنی داخلی نظر ثانی کمیٹی کے اراکین کی حیثیت سے میری جون، ایس مہندر، آدتیہ نگم اور سی۔ این۔ سبرامنیم نے ہمیں تفصیلی باز رسائی اور ضروری چیزیں مہیا کیں۔

اس کے علاوہ سولی، بنجامن، راجیو بھارگو، انوگپتا، سارہ جوزف، پرکاش کانت، پرہو مہاپاترا، فرح نقوی، اودھیندر شرما، سچیت سنہا، بھوپندر یادو اور یوگیندر یادو نے کچھ مخصوص اسباق کو پڑھا اور ان کے بارے میں اپنی رائے دی۔ ایکس ایم۔ جارج نے ہمیں خیالات، باز رسائی اور معلومات مہیا کر کے ایک ساتھ کئی کردار نبھائے۔

کیش داس نے ایک سبق پر غور و فکر کرنے کے لیے اپنے مسودے کے ساتھ ہماری معاونت کی۔ سمنگلا دامودرن نے انڈین پیپلز، تھیٹر ایسوسی ایشن (IPTA) گیت کے الفاظ ہمیں مہیا کرائے جسے ہم نے اپنے پہلے باب میں شامل کیا ہے۔ بین نے بڑی چاہ کے ساتھ جزامی، ناگالینڈ میں چاول کی کاشت کے بارے میں ہمیں معلومات فراہم کیں۔

ہم خاص طور پر اُروشی بھونالیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیں گے جنہوں نے بڑی فیاضی کے ساتھ ہماری کتاب کی ایڈیٹنگ کا کام بہت مختصر نوٹس کے باوجود مکمل کیا۔ ان کی مفصل ایڈیٹنگ اور قیمتی آراء نے اس کتاب کی کوالٹی، اسے پیش کرنے کے ڈھنگ اور ہمارے انداز تحریر اور اسلوب کو بہت ہی مالا مال کیا۔

ہم آر۔ کے۔ لکشمین (ٹائمز آف انڈیا)، شیلادھیر، بوائل سین گپتا اور انجلی موٹاریو کے بھی شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اپنے کاموں اور تحریروں کو استعمال کرنے کی اجازت دی۔ ہم پنگوئن تلیکا اور حکومت مہاراشٹر کا اپنی اشاعتوں کے استعمال کی اجازت دینے کے لیے ممنون ہیں۔

اس کتاب کی کچھ تصویریں بچوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ گورنمنٹ مڈل اسکول، ادا، ضلع ہردا کے بچوں کی بنائی ہوئی تصویریں ہم نے باب بعنوان ”ذرائع معاش“ کے سرورق پر دی ہیں۔ آدتی، ایشوریہ، انیشا، بالی، میناکشی اور سحر نے بھی اپنی بنائی ہوئی تصویریں مہیا کیں۔ سسوتی چودھری نے کتاب کے پہلے باب میں شامل دو تصویریں ہمارے لیے بنائیں۔

ہمیں بڑی فیاضی سے ڈاؤن ٹو ارتھ (Down to Earth)، ہندوستان ٹائمز اور نہرو میموریل سوسائٹی نے فوٹو گرافس عطا کیے۔ ہم خاص طور پر رسالہ آؤٹ لک، کان کی مدد کے لیے اور جان بریمین اور پارتھی شاہ کا ان کے فوٹو گرافوں کے لیے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

مرکز برائے ترقی پزیر سوسائٹیوں کا مطالعہ (سی ایس ڈی ایس): ایکلوہ؛ نرتر۔ سی، جی، ای اور انکر سوسائٹی برائے تعلیم میں متبادلات نے اس

کتاب کی تیاری میں ہماری غیر حاضریوں کو صبر کے ساتھ برداشت کرتے ہوئے اور ہمارے بے پناہ مطالبات کے باوجود، ایک اہم کردار نبھایا ہے۔ ان سب نے ہماری ہر طرح مدد کی۔ سی ایس ڈی ایس میں مسٹر ادھیکاری، وکاس، سچن اور گھنشیام، اکلویہ کے دیش پائل اور نرنتر کے شالنی جوشی، پورو بھاردواج، مالنی گھوش، پرسنا اور ائل سدا نے ہماری بڑی مدد کی۔

مذکورہ بالا تمام افراد کو بحیثیت والدین، اساتذہ یا طلباء درسی کتابوں کے بارے میں علم ہے اور وہ ان طریقوں کو جس کے ذریعہ ہم نے بچوں کے لیے نئے خیالات پیش کیے ہیں، بہتر بنانے کی ذمہ داری لینے کے اس عمل میں شامل ہوئے ہیں۔

سویتا سنہا، پروفیسر اور ہیڈ، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی کی اس کتاب کے تیار ہونے کے دوران دیے گئے تعاون کے لیے خصوصی شکریے کی مستحق ہیں۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈپارٹمنٹ کی کوششیں جو انہوں نے اس کتاب کی اشاعت کے لیے کیں قدر کی نگاہ سے دیکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب ہماری تمام کوششوں کی عکاسی کرتی ہے۔ اس کتاب کے سلسلے میں تجاویز اور تنقیدی باز رسانی کا خیر مقدم ہے۔



بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو ایک مقتدر، سماج وادی، غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی
آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت
مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا یقین ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ
ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

- 1۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ”مقتدر عوامی جمہوریہ“ کی جگہ (1977-1-3 سے)
- 2۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ”قوم کے اتحاد“ کی جگہ (1977-1-3 سے)



کچھ اس کتاب کے استعمال کے بارے میں

سماجی اور سیاسی زندگی کیوں؟

قومی درسیات کا خاکہ 2005 تیار کرنے والی کمیٹی کے اراکین کی رائے تھی کہ مضمون شہریات (Civics) ماضی کی خاص نوآبادیات سے متعلق ہے اور اس لیے اس کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ ان اراکین کو یہ بھی محسوس ہوا کہ سوکس کے مضمون میں محض سرکاری اداروں اور پروگراموں پر توجہ مرکوز تھی نیز اس میں ایک تنقیدی نقطہ نظر پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ”سماجی اور سیاسی زندگی“ وہ نیا مضمون ہے جو اس کے نتیجے میں ابھر کر سامنے آیا۔ اس نئے مضمون نے بیک وقت اپنا دائرہ ایسے موضوعات کو شامل کر کے وسیع کیا جن کا سروکار سماجی، سیاسی اور معاشی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے ہے۔

سماجی اور سیاسی زندگی میں کیا نئی بات ہے؟

اس درسی کتاب کو لکھتے وقت شعوری طور پر سوچ بچار کے ساتھ ایک الگ نقطہ نگاہ اپنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ کتاب مندرجہ ذیل تین عناصر کا امتزاج اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

- (1) اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے کہ بچے ٹھوس تجربات کے ذریعے بہترین طور پر سیکھ سکتا ہے۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ اداروں اور عملیات پر یا تو قصے کہانیوں کے بیانیہ انداز کے ذریعے یا افراد کے مطالعات کے ذریعے بچے کے تجربات پر مبنی مشقوں کے ذریعے گفتگو اور مباحثہ کیا جائے۔
- (2) تصورات (Concepts) کو اس انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ بچے انھیں پوری طرح سمجھ سکیں۔ ایسا کرنے کے لیے ہم نے جو طریقے استعمال کیے ہیں وہ یہ ہیں کہ معلومات کی فہرستیں کم سے کم تیار کی جائیں، ایسے سوالات پوچھے جائیں جو بچوں میں سوچنے اور غور کرنے کی حوصلہ افزائی کریں اور جہاں جہاں ممکن ہو تعریفوں (Definitions) سے احتراز کیا جائے۔
- (3) یہ ذہن میں رکھتے ہوئے کہ بچہ پہلے ہی خاندانی اور سماجی جالوں میں الجھا ہوا ہوتا ہے، ہم نے موضوعات پر بحث کرتے وقت نصب العین اور حقیقت میں توازن قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔

بچے باہر کی دنیا میں رونما ہونے والے بہت سے واقعات کو ذہن میں لے کر کلاس روم میں آتے ہیں۔ موضوعات پر ہونے والی بحث ان تفہیمات سے کچھ لیتی بھی ہے اور ان پر سوالات اٹھا کر تفتیش بھی کرتی ہے۔ حقیقت کو نصب العین کی جانب گامزنی کے طریقوں کے تجزیے کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ نصب العین پر ملک کے آئین میں پنہاں اقدار اور ان کے حصول کے لیے عوام کی جدوجہد کے ذریعے زور دیا گیا ہے۔



اس کتاب کے چار سیکشن ہیں جو مختلف تصورات پر مرکوز ہیں، یعنی تنوع، حکومت، مقامی حکومت اور انتظامیہ اور روزی اور زندگی یا زندگی اور روزگار۔ ہر سیکشن میں ایسے باب ہیں جو ان تصورات کی وضاحت اور توسیع کرتے ہیں۔

I۔ ہر باب کی ابتدا کرنا

باب 2

تنوع اور امتیاز

پچھلے باب میں آپ تنوع کے مفہوم پر بات چیت کر چکے ہیں۔ کبھی کبھی ان لوگوں کو، جو دوسروں سے مختلف ہوتے ہیں، انہیں تنگ کیا جاتا ہے، ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور انہیں کسی مخصوص کام یا گروپ میں شامل نہیں کیا جاتا۔ جب ہمارے دوست یا دیگر ہمارے ساتھ اس قسم کا سلوک کرتے ہیں تو ہمیں چوٹ پہنچتی ہے، غصہ آتا ہے اور ہم نے بس اور افسردہ محسوس کرتے ہیں۔ کیا آپ کو کبھی حیرت ہوئی ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟



کتاب کا ہر باب ان دو عناصر سے شروع ہوتا ہے جو بچے میں باب کے مواد کے لیے دلچسپی پیدا کرنے کے مقصد سے رکھے گئے ہیں۔ ان میں سے پہلا عنصر تعارفی بکس یا چوکھٹا ہے جس سے تھوڑی سی جھلک اس بات کی ملتی ہے کہ باب میں کیا کچھ بتایا جانے والا ہے۔ کہیں کہیں کچھ ایسے سوالات ہیں جن کا مدعا بچے میں تجسس پیدا کرنا اور ایک خاص موضوع کے ضمن میں اس کے اپنے تجربات کو باہر نکلوانا ہے۔ ہم نے ہر باب کے شروع میں ایک بڑی تصویر بھی دی ہے۔ اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ تصویر دیکھ کر بچہ یہ قیاس کر سکے کہ سبق میں کیا بتانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم مدرسوں یا استادوں سے بھی اہتمام کریں گے کہ کتاب کے سوالوں اور تصویروں کے علاوہ دیگر اور تصویریں اور اپنے بنائے ہوئے سوالات بھی پیش کریں۔

II۔ متن پر سوالات اور مشقیں

کیا آپ تین ایسی چیزیں بتا سکتے ہیں جو حکومت کرتی ہے لیکن ان کا ذکر ہم نے نہیں کیا ہے؟

- 1
- 2
- 3

آپ دیکھیں گے کہ تمام ابواب میں اس طرح کے متن سوالات، بحث کے بکس یا مشقیں دی گئی ہیں جو کئی مقاصد کو پورا کرتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ جاننے میں استاد کی مدد کرنا ہے کہ طلبا پچھلے سبق کو کس حد تک سمجھ پائے ہیں۔

دوسرا مقصد تصورات کے بارے میں بچے کی سمجھ کو اسی کے تجربات میں تلاش کر کے وسیع کرنا ہے۔

3۔ کسی سبزی فروش یا پھیری لگانے والے سے بات کر کے معلوم کیجیے کہ وہ اپنے کام کو کس طرح منظم کرتا ہے، اور سامان تیار کرنے، خریدنے اور بیچنے وغیرہ کے اس کے کیا طریقے ہیں؟

4۔ بچو! ماٹھی کو ایک دن کی چھٹی لینے کے لیے دوبارو چنا پڑتا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

مشق: داہنی جانب والے کالم میں دیے ہوئے بیانات کو دیکھئے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ کس سطح یا درجے سے تعلق رکھتے ہیں؟ اس بیان کے سامنے اس درجے پر صحیح (✓) کا نشان لگائیے جو آپ کے خیال میں سب سے زیادہ موزوں ہے۔

مرکزی	ریاستی	مقامی
☐	☐	☐
☐	☐	☐
☐	☐	☐

ہندوستان کی حکومت کا روس کے ساتھ پر امن تعلقات رکھنے کا فیصلہ

مغربی بنگال کی حکومت کا اس بارے میں فیصلہ کہ آیا بورڈ کا امتحان تمام سرکاری اسکولوں میں آٹھویں کلاس میں ہو۔

بھونیشور اور جموں کے درمیان نئی گاڑیاں چلانے کا فیصلہ

تیسرا مقصد بچے کو
بتائی ہوئی باتوں کو یاد کرنا
اور پہلے پڑھی ہوئی چیزوں
کو ان سے جوڑنا سکھانا
ہے۔

مباحثے کے کس چھوٹے چھوٹے گروپوں میں بحث کے لیے دیئے ہیں۔
یہ مباحثے بعد میں پوری کلاس کر سکتی ہے۔ مباحثے کے یہ کس طلباء کے لیے مرکزی
حیثیت رکھتے ہیں اور مخصوص تصورات کی ان کی سمجھ کو تجربے کے ساتھ وسیع کرتے
ہیں، لہذا وقت کی مجبوری یا کسی اور بناء پر کسی بھی حالت میں ان کی ان دیکھی نہیں
کی جانی چاہیے اور نہ غفلت برتی جانی چاہیے۔

بحث کیجیے
آپ کے خیال میں میرا اسکول کیوں نہیں جاتا تھا؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ چاہتا تو
اس کے لیے اسکول جانا آسان ہوتا؟ آپ کی لیے رائے میں کیا یہ صورت حال،
منصفانہ ہے کہ کچھ بچے تو اسکول جاسکتے ہیں اور کچھ دوسرے نہیں جاسکتے؟

III۔ متن پر اختتامی سوالات

اختتامی سوالات کو وضع کرتے وقت اس بات پر احتیاط کے ساتھ توجہ کی گئی ہے کہ طلباء کتاب کے مواد کو سمجھیں نہ کہ بلا سوچے سمجھے زبانی رٹ
لیں۔ اس کے لیے ان کی ہمت افزائی کی جانی چاہیے۔ طلباء کی اپنے الفاظ میں جواب لکھنے کے لیے بھی ہمت بڑھائی جانی چاہیے۔ مختلف وضع
کے سوالات کا استعمال کیا گیا ہے۔ تین مختلف قسم کے سوالات کی مختصر تشریح دی گئی ہے۔

« ایک قسم کے سوالات کے جواب دینے کے لیے بچے کو باب کے کچھ اہم
خیالات کو مخصوص طور پر ذہن میں واپس لانا ہوتا ہے۔

سوالات

- 1۔ پولیس کا کیا کام ہے؟
- 2۔ دوا ایسی چیزیں بتائیے جو پٹواری کے کام میں شامل ہوتی ہیں۔

5۔ مندرجہ ذیل جدول کو پُر کیجیے اور دکھائیے کہ وہ کون سی خدمات ہیں جو لوگ اس بازار میں فراہم کرتے ہیں جہاں آپ اکثر جاتے رہتے ہیں۔

دفتر یا دکان کا نام	مہیا کردہ خدمت کی نوعیت

« دوسری قسم کے سوالات طالب علم سے اپنے خود کے تجربات کی بنیاد پر جواب دینے کے لیے کہتے ہیں۔

6۔ سیکر اور مالگم کے حالات کا موازنہ درج ذیل جدول کو بھر کر کیجیے۔

سکر	مالگم	
		کاشت شدہ زمین
		مطلوبہ مزدور
		فصل کی فروخت

« موازنہ اور تضاد کی قسم کے سوالات بھی شامل کیے گئے ہیں جن کے جواب دینے میں بچے کو دی گئی معلومات کی بنیاد پر سوچنا ہوتا ہے۔

« کچھ ایسے سوالات سبق میں شامل کیے گئے ہیں 6۔ درج ذیل خبر کو پڑھیے

..... واقعہ کے بارے میں تب معلوم ہوا جب کچھ گاؤں والے بری طرح زخمی لاڑ کو علاج کے لیے ہسپتال لے کر آئے۔ پولیس نے جو ریٹ درج کی اس کے مطابق اس پر اس وقت حملہ ہوا جب اس نے اصرار کیا کہ گاڑی کے پانی کو ان ٹینکوں میں خالی کیا جائے جو نیمونے کی گرام پنچایت نے پانی کی فراہمی کی اسکیم کے تحت تعمیر کرائے تھے تاکہ پانی کی برابر تقسیم ہو سکے۔ تاہم اس نے الزام لگایا کہ اعلیٰ ذات کے لوگ اس اسکیم کے خلاف تھے اور انہوں نے اس سے کہا تھا کہ گاڑی کا پانی نیچی ذات کے لوگوں کے لیے نہیں ہے۔

انڈین ایکسپریس، یکم مئی 2004 سے ماخوذ

a۔ بھگوان کو کیوں مارا پیٹا گیا؟

b۔ کیا آپ کے خیال میں یہ تفریق کا معاملہ ہے؟ کیوں؟

جن میں طلبا سے ایک ایسی صورت حال کا تصور کرنے کو کہا جاتا ہے جس کے بارے میں وہ پڑھ چکے ہیں اور ان مسائل پر اپنا رد عمل ظاہر کرنے کو کہا جاتا ہے جو اس صورت حال سے نکل کر سامنے آتے ہیں۔

« ایک اور وضع کے سوال ہیں جن میں تصویریں یا فوٹو استعمال کیے گئے ہیں۔ طلبا کو تصویروں یا فوٹوں میں جو کچھ نظر آ رہا ہے اسے بیان کرنا ہوتا ہے اور یہ بتانا ہوتا ہے کہ جو کچھ انہوں نے سبق میں پڑھا ہے اس سے ان باتوں کا کیا تعلق ہے۔



7۔ بحث کیجیے۔

دونوں تصویروں میں آپ کوڑے کو اٹھانے اور پھینکنے کے مختلف طریقے دیکھ سکتے ہیں۔

(i) آپ کے خیال میں کوڑا پھینکنے اور اسے ٹھکانے لگانے کا کون سا طریقہ کام کرنے والے کو تحفظ فراہم کرتا ہے؟

سوالات کی یہ مختلف قسمیں مدرس کو یہ جائزہ لینے میں مددگار ہوئی ہیں کہ بچہ نہ صرف یہ کہ ایک تصور کو سمجھ گیا ہے بلکہ اس کی اس آموزش میں تصور کو بامعنی طور پر مربوط کرنے کی اہلیت بھی شامل ہے۔ مختلف قسم کے طلباء کے کام کا جائزہ لیتے وقت ایسے سوالات تیار کرنے کے لیے استاد کی ہمت بڑھتی ہے، جیسے اوپر دکھائے گئے ہیں۔ متن کے اختتامی سوالات کی طرز پر نئے نئے سوالات وضع کرنے کی کافی اہمیت ہے۔ ہمیں بچوں کے کچھ طے شدہ سوالات کے جوابات ”سیکھنے“ کے چلن کو ختم کرنے کی کوشش کرنا ہوگی۔ رائے کا اظہار کرنا یا کچھ خاص مسائل پر بحث و مباحثہ کرنا کسی تصور کو سیکھنے یا اس میں لگ جانے کا حصہ ہے۔

IV۔ بیانیہ یا حکایتی انداز کا استعمال

تصور کیجئے کہ آپ ایک فنکار یا مصنف ہیں جو اوپر بیان کی گئی جگہ میں مقیم ہے۔ اس جگہ میں اپنی زندگی کے بارے میں یا تو ایک کہانی لکھیے یا ایک تصویر بنا کر اسے دکھائیے۔ کیا آپ سوچتے ہیں کہ آپ ایسی جگہ رہنا پسند کریں گے؟ ایسی پانچ چیزیں لکھیے جن کی کمی آپ ایسی جگہ رہنے پر محسوس کریں گے۔

اس کتاب میں
بچے کو خیالات اور
اداروں کو سمجھنے کے
خیالی اور غیر خیالی

میرا ارادہ مذاق کرنے کا تھا ایک
پہلے حال لڑکے کے لیے مذاق کرنے کا
جو مصروف چوراہوں پر بٹیوں کے پاس
اخبار فروخت کرتا تھا۔ جب بھی میں
سائیکل پر گزرتا وہ میرے پیچھے بھاگتا
تھا، ہاتھ میں انگریزی اخبار اٹھائے ہوئے



دونوں طرح کے بیانیہ یا حکایتی طرز بیان کا استعمال کیا گیا ہے۔ یہ حکایتی طریقہ بچوں میں گہری سوچ اور بحث و مباحثہ کی حوصلہ افزائی کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے اور کوشش یہ ہونی چاہیے کہ جتنا ممکن ہو سکے طالب علم، کہانی سے شناخت بنا سکے۔ کچھ ابواب میں ہم نے طلباء سے خود اپنے بنائے ہوئے ایسے قصے اور حکایتیں بنانے کو بھی کہا ہے جو یکساں صورتوں میں ان کے تجربات پر مبنی ہوں۔ یہ کہانیاں لکھتے اور بیان کرتے وقت طالب علموں کی ہمت بڑھائی جانی چاہیے۔

بچو! ایک رکشا چلانے والا
میں بھار کے ایک گاؤں کا رہنے والا ہوں جہاں میں ایک راج
مستری کا کام کرتا تھا۔
میری بیوی اور تین بچے گاؤں ہی میں ہیں۔ ہماری اپنی
کوئی زمین نہیں ہے۔ گاؤں میں مجھے راج مستری کا کام
باقاعدگی سے نہیں ملتا تھا.....

استاد کو بھی چاہیے کہ دوسرے اسباق میں سکھائے جانے والے تصورات کی کڑیاں موجودہ سبق میں تلاش کرے تاکہ دو چیزوں میں ربط کی موجودگی کو طلباء سمجھ سکیں۔

V۔ تصویروں کا استعمال

اس کتاب میں کئی تصویریں اور فوٹو گرافس ہیں۔ یہ باب ایسا ہی ضروری حصہ ہے، جیسی بیانیہ اور حکایتیں، کہانیاں وغیرہ۔ اساتذہ کو چاہیے کہ باب کے بیانیہ مواد کی وضاحت میں ان کا استعمال کریں۔





اس کے علاوہ تصویروں کی صورت حال کا تصور کرنے میں بچے کے لیے مددگار ہوتی ہیں، بھلے ہی وہ اُس سے مانوس نہ ہو۔ استاد کو یہ بھی چاہیے کہ وہ اس کتاب میں جو تصویریں وغیرہ مہیا کی گئی ہیں ان کے علاوہ بھی ضروری اور موزوں بصیری سامان اور اشیاء کا استعمال کرے۔ لائبریری، اخبار، رسالے اور انٹرنیٹ وغیرہ کی طرح کا تمام سامان بصیری سامان کا ایک اچھا اور موثر ذریعہ اور ماخذ ہیں اور جہاں ممکن ہو ان کا استعمال کیا جانا چاہیے۔

VI۔ دوسرے وسائل کا استعمال

ایڈیٹر کے نام خطوط



کوئی برائی نہیں! پاس کے گاؤں میں کسی نل میں تو پانی آ رہا ہوگا۔

اشتہاروں پر پابندی عائد کی جائے
دیواروں پر لگے اشتہار شہر کی خوبصورتی کو بگاڑ رہے ہیں مزید یہ کہ کئی بار یہ اشتہار اہم سائن بورڈوں اور سڑکوں کے نقشے پر بھی چپکا دیئے جاتے ہیں۔ سبھی پارٹیوں کو دیواروں پر اشتہار لگانے پر پابندی عائد کرنے کے سلسلے میں اتفاق رائے قائم کرنا چاہیے۔
میش کپاسی
دہلی

درسی کتاب کی اہمیت تو ہوتی ہے لیکن یہ بہت سے اُن دیگر وسائل میں سے ایک ہے جنہیں کلاس روم میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ طلباء کی ہمت درسی کتابوں کے علاوہ دوسری کتابیں پڑھنے کے لیے بڑھائی جانی چاہیے۔ اس کا ایک طریقہ یہ ہوگا کہ دوسرے ذرائع جیسے اخبارات، رسالوں اور کتابوں وغیرہ میں اٹھائے گئے سوالات کے جواب معلوم کیے جائیں۔



فہرست

پیش لفظ iii

ix کچھ اس کتاب کے استعمال کے بارے میں

پہلی اکائی تنوع

باب 1	تنوع کو سمجھنا	3
باب 2	تنوع اور تفریق	15

دوسری اکائی حکومت

باب 3	حکومت کیا ہے؟	31
باب 4	جمہوری حکومت کے کلیدی عناصر	39

تیسری اکائی مقامی حکومت اور انتظامیہ

باب 5	پنچایتی راج	49
باب 6	دیہی انتظامیہ	57
باب 7	شہری انتظامیہ	66

چوتھی اکائی ذرائع معاش

باب 8	دیہی ذرائع معاش	77
باب 9	شہری ذرائع معاش	87
99	حوالہ جات	



آؤ مل جل کر بنائیں ایک بہتر دنیا

نرمالیہ چکروتی، کالج آف آرٹ، نئی دہلی